ماشاء الله لا قوة الا بالله

رسالہ مبارکہ

بیان الدعاء

از

مولانا محمد عاقل صاحب

صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ناشر

مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

احقر نے اپنے پڑھنے کے لئے ایک عرصہ سے کچھ دعائیں جو حدیث میں وارد ہیں، منتخب کر رکھی ہیں ان کو میں ہر روز پڑھا کرتا ہوں، چند ماہ پہلے کی بات ہے کہ بندہ نے وہ دعائیں لکھ کر اپنے گھر کی مستورات کو دیں کہ ان دعاؤں کو اہتمام سے پڑھا کریں، اس کے بعد خیال پیدا ہوا کہ گھر والوں کو ہی کیوں خاص کیا جائے، دوسروں کو بھی ترغیب دی جائے اور ان دعاؤں میں کچھ اضافہ کر کے ان کو طبع کرا دیا

دیا جائے تاکہ سبھی پڑھ سکیں۔

چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں ان دعاؤں میں مناسب اضافہ ہو گیا، بلکہ ارادہ سے زیادہ ہی اضافہ ہو گیا، کتابیں دیکھنے سے جب دعائیں سامنے آئیں تو اپنا شوق بھی بڑھتا گیا۔

حدیث شریف کی کتابیں دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت کو دعاؤں کی طرف بڑے اہتمام سے متوجہ فرمایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دعاؤں کا اہتمام فرماتے تھے، ہر موقع کی دعا، خود بھی پڑھتے تھے اور دوسروں کو بھی تعلیم فرماتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی دیکھتے تھے کہ کون کیا دعا، مانگ رہا ہے؟ اور کیسے مانگ رہا ہے؟ اس کو آپ دعا، مانگنے کا طریقہ بتاتے تھے، ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے بغیر حمد و صلوٰۃ کے دعا، مانگنی شروع کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے جلدی

کی، دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس نے حمد و صلوٰۃ کے بعد دعاء مانگنی شروع کی تو آپ نے اس کی تصویب فرمائی کہ اب دعا مانگ قبول ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ تشریف لے جارہے تھے ایک شخص پر گذر ہوا جو بہت الحاح وزاری کے ساتھ دعاء کر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعاء سن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی اس دعاء پر مہر لگائے گا تو اس کی دعاء ضرور قبول ہوگی جو صحابی وہاں موجود تھے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کس چیز کی مہر مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "آمین کی مہر"، وہ صحابی دوڑ کر اس دعاء مانگنے والے کے پاس گئے اور جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پہنچائی اور کہا کہ "آمین کہو" اور خوش ہو جاؤ۔

اسی طرح ایک شخص کی دعاء سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اس نے اس وقت اسم اعظم کے ساتھ دعاء مانگی ہے جو قبول ہوتی ہے۔ ایک صحابی (عمران بن حصینؓ) کے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تم کو ایک دعاء بتاؤں گا جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اب وہ دعاء بتا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: یہ دعاء مانگا کرو، تم کو یہ دعاء نفع دیگی: اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

ایک صحابی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھا کرو، اور اس کو ہرگز نہ چھوڑنا، ان صحابی نے اس دعاء کی وصیت اپنے شاگرد کو کی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اس دعاء کی وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس کو پڑھا کرو، پھر اس شاگرد نے اپنے شاگرد کو اس کی وصیت کی، اور اسیطرح یہ سلسلہ چلتا رہا، یہ دعاء کتاب میں آرہی ہے۔

دعاء کی فضیلت میں مستقل حدیثیں بھی آئی ہیں ان میں
سے بعض ہم یہاں لکھتے ہیں؛

دعاء کی فضیلت

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (مسلم شریف وغیرہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں دعاء ہی عبادت ہے. علماء
فرماتے ہیں یہ اسلئے کہ دعاء میں بندہ اللہ سے اپنی عاجزی و پستی اور
اللہ تعالیٰ کی برتری ظاہر کرتا ہے اور یہی اصل عبادت اور اس
کی حقیقت ہے، ایک دوسری حدیث میں ہے: اَلدُّعَاءُ
مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی شریف) یعنی دعاء عبادت کا مغز ہے۔
قرآن مجید میں متعدد جگہ دعاء مانگنے کا حکم وارد ہے (اُدْعُوْنِیْ
اَسْتَجِبْ لَکُمْ) کہ مجھ سے دعا مانگو میں اس کو قبول کروں گا،
دوسری جگہ ارشاد ہے: (اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ)

جب دعاء مانگنے والا دعاء مانگتا ہے تو میں اس کو قبول کرتا
ہوں، ایک حدیث میں ہے: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ
بِالْاِجَابَةِ (ترمذی) ترجمہ: دعاء اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے
یقین کے ساتھ مانگا کرو، اور اس سے آگے اسی حدیث میں یہ ہے
کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعاء کو قبول نہیں
کرتے جو غفلت اور بے توجہی کے ساتھ مانگی جائے۔
علماء نے لکھا ہے کہ نماز جو بے توجہی سے پڑھی جائے وہ کسی
درجہ میں قبول ہو سکتی ہے لیکن دعاء جو اسطرح مانگی جائے وہ قبول
نہیں ہوتی جسکی وجہ یہ ہے کہ نماز کی جو ہیئت ہے وہ عاجزی
اور پستی کی حالت ہے جس میں بذات خود عبادت کے معنی پائے جاتے
ہیں کبھی بندہ اسمیں جھکتا ہے اور کبھی اپنا سر جو اشرف الاعضاء
ہے اسکو زمین پر رکھتا ہے بخلاف دعاء کے کہ اسمیں یہ بات نہیں
ہے اسی لئے اگر وہ بے توجہی سے مانگی جائیگی تو قبول نہ ہوگی،

لہٰذا دعا، پوری طلب اور توجہ سے ہونی چاہیئے۔

لیکن دعا، کی قبولیت میں اگر دیر محسوس ہو تو اس سے مایوس ہرگز نہ ہونا چاہیئے، اس جگہ کے مناسب ایک حدیث یاد آئی جو ابن ماجہ شریف میں ہے اور بڑی نادر ہے، وہ یہ ہے، "ضَحِكَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوْطِ عِبَادِهٖ وَقُرْبِ غِيَرِهٖ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں: اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے اپنے بندوں کے مایوس ہونے پر باوجود اللہ تعالیٰ کیطرف سے عطار کے قریب ہونے کے، یعنی بعض بندے ایسے ہوتے ہیں جو دعا، کی قبولیت میں دیر محسوس کر کے مایوس ہونے لگتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لئے عطار کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہوتا ہے لیکن وہ اپنی جلدی اور بے صبری کی وجہ سے مایوس ہونے لگتا ہے، پھر آگے اس حدیث میں یہ ہے کہ ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے (بندے کی مایوسی پر) ؟

لہ غِیَر کعِنَبۃ وزنًا ومعنیً کما فی حدیث الدیات اَلاَ تَقبَّل الغِیَر ۱۲ منہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! آتی ہے۔ اس پر وہ صحابی بولے: بھلا جب یہ بات ہے تو پھر ہم ایسے کریم آقا کی عطا اور خیر سے کیسے محروم رہ سکتے ہیں، کیونکہ بندے کی نادانی اور بے وقوفی پر بجائے ناراضگی کے ہنسنا یہ تو بڑی ہی مہربانی اور نرمی کی دلیل ہے۔ سبحان اللہ! کیسی اچھی بات کہی ان صحابی نے رضی اللہ عنہ۔

لہٰذا دعاؤں کے قبول ہونے میں اگر دیر لگے تو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

دعاؤں کی قبولیت کے لئے شرائط بھی تو ہیں، اس پر بھی تو غور ہونا چاہیے، جن میں ایک اہم شرط یہ ہے کہ دعا، مانگنے والے کی غذا اور روزی حلال ہو، آج کل حلال روزی کا مسئلہ بڑا نازک چل رہا ہے، جیسا کہ سب ہی جانتے ہیں۔

نیز دعار کے قبول ہونے کے یہ معنی نہیں کہ جو چیز مانگی ہے وہی ملے، بلکہ اگر وہ چیز مقدر میں نہیں ہوتی تو کوئی مصیبت اور بلاء اس کے بجائے ہٹادی جاتی ہے یا اسی کے بقدر آخرت میں ثواب

ملتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

اس تمہید کے بعد اب ہم اصل مقصد شروع کرتے ہیں یعنی دعاؤں کا سلسلہ۔

دعاؤں کے بارے میں یہ عرض کرنا ہے کہ کتب حدیث میں دعائیں دو طرح کی مذکور ہیں، مُوقّت اور غیر مُوقّت، موقّت وہ دعائیں ہیں جو وقت مخصوص میں پڑھی جاتی ہیں، مثلاً گھر میں داخل ہونے کے وقت اور باہر نکلنے کے وقت، مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت، سوتے وقت بیدار ہونے کے وقت وغیرہ وغیرہ۔

اور غیر مُوقّت: وہ ہیں جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں۔

اسی طرح ایک تقسیم دعاؤں میں یہ ہے کہ بعض دعائیں وہ ہیں جن میں خیر طلب کی گئی ہے اور بعض وہ ہیں جن میں شر سے پناہ مانگی گئی ہے، اسی طرح بعض دعائیں وہ ہیں جو مرض وغیرہ عوارض

پیش آنے پر پڑھی جاتی ہیں، بعض وہ ہیں جو صبح و شام اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔

ترتیب کے سلسلہ میں ہم نے صرف یہ کیا کہ دو فصلیں قائم کی ہیں:

فصل اوّل میں وہ دعائیں مذکور ہیں جو ہر روز اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں، اور فصل ثانی میں وہ دعائیں ہیں جو مرض اور مصائب وغیرہ عوارض کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

جن احادیث میں دعاؤں کا بیان ہے ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آدمی ان دعاؤں سے واقفیت حاصل کر کے ان کے پڑھنے کا اہتمام رکھے تو وہ اپنی زندگی کی منزلیں بسہولت طے کر سکتا ہے، اور اس کو امن وسکون کی زندگی میسر ہو سکتی ہے، ورنہ مسئلہ مشکل ہے، اسی لئے حضرات محدثین نے دعاؤں پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، بعض نے اپنی کتاب کا نام "عمل الیوم واللیلۃ" رکھا ہے، گویا یہ دعائیں دن رات کے اعمال ہیں، اور بعض نے اپنی کتاب کا نام

"حصنِ حصین" رکھا ہے، یعنی محفوظ قلعہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں
سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعاؤں کی ابتداء استغفار سے کرتے ہیں، اولاً
استغفار کی فضیلت و اہمیت و منفعت نیز اس کی حقیقت
بیان کی جاتی ہے۔

استغفار کی فضیلت و برکت و منفعت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص اپنے
لئے استغفار کو لازم کرے یعنی ہمیشہ اور ہر حال میں استغفار
کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل و تنگی میں راستہ
نکال دیتے ہیں، اور ہر قسم کے غم و فکر سے اس کو خلاصی و نجات
عطا فرماتے ہیں، اور اس کے لئے ایسی جگہ سے روزی کا بندوبست
کرتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔" (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت کریمہ "مَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ"
(ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے
ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے، اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا
اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں) نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شانہ نے میری امت کیلئے دو امان
(عذاب سے امن کے دو ذریعے) اتارے ہیں: ایک میرا وجود، اور
دوسری چیز استغفار! میں دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان
کے لئے قیامت تک استغفار کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ (ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں استغفار کرتا ہوں ہر دن میں سو مرتبہ (مسلم و ابوداؤد)
اور ایک روایت میں ہے کہ میں دن بھر میں اللہ تعالیٰ سے توبہ

واستغفار کرتا ہوں ستّر بار سے زائد۔ (بخاری شریف)

واضح رہے کہ استغفار و توبہ کی توفیق سعادت مندی کی علامت ہے، صلحاء ہی کو اس کی زیادہ توفیق ہوتی ہے، قرآن کریم میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (ترجمہ: صبح صبح وہ لوگ استغفار کرتے ہیں) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ استغفار کے لئے اوّل وقت یعنی صبح کا وقت زیادہ موزوں ہے، ہم نے بھی اس کتاب میں دعاؤں کی ابتدا استغفار ہی سے کی ہے۔

حدیث میں ہے: كُلُّكُمْ خَطَّاؤُوْنَ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ ترجمہ: تم سب خطاوار ہو اور بہترین خطاوار وہ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو استغفار کرتے ہوئے نہیں دیکھا (یہ حدیث کتاب

میں آگے آرہی ہے)

حضرت صدّیق اکبرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو نماز میں پڑھنے کے لئے کوئی دعا بتا دیجئے، آپ نے ان کو وہ دعا بتائی جو نماز کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)

یہ دعا بہت اہم استغفار ہے، اس میں کھلے لفظوں میں اپنے قصوروار بلکہ ظالم ہونے کا اعتراف ہے اور اسی کے ساتھ مغفرت اور معافی کی بھی طلب ہے اور طلب بھی بہت عاجزی اور انکساری کے ساتھ "مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ" کہ صرف اپنی طرف سے معاف کر دیجئے، حالانکہ ابوبکر صدّیقؓ انبیاء علیہم السّلام کے بعد افضل الخلائق ہیں، یعنی انبیاء علیہم السّلام کے علاوہ باقی

ساری مخلوق سے افضل ہیں، اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی، اس سے استغفار کی ضرورت اور اہمیت عیاں ہے۔ واللہ الموفق۔

استغفار کے معنی اور اسکی حقیقت

استغفار کا مطلب ہے آدمی کا اپنے آپ کو قصوروار اور خطاوار سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اصل چیز اس میں اپنے قصور کا احساس اور اعتراف ہے۔ بغیر اس احساس کے "استغفر اللہ" زبان سے کہنا استغفار ہی نہیں، صوفیا تو یوں فرماتے ہیں کہ اس طرح کا استغفار خود محتاج استغفار ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس زبانی استغفار کے بعد حقیقتِ استغفار کی بھی توفیق عطا فرمادے تو اس کے فضل سے بعید نہیں ہے۔

استغفار کے فوائد وثمرات

سورۂ نوح میں استغفار کے فوائد وثمرات مذکور ہیں۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○

ترجمہ: حضرت نوح علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ "میں نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقینا بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر آ
ہوا چھوڑ دے گا، اور تمہیں خوب پے در پے
دے گا، اور تمہیں باغات دے گا، اور تمہ
دے گا۔

چنانچہ تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ
کی خدمت میں آئے اور آکر قحط سالی کی شکایت کی، تو آپ نے
ان کو استغفار کی تلقین کی، کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی
شکایت کی ان کو بھی آپ نے یہی نسخہ بتایا، ایک اور شخص نے اپنے
باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا، اس کو بھی یہی فرمایا کہ استغفار
کر، ایک شخص نے کہا کہ میرے گھر اولاد نہیں ہوتی اس کو بھی یہی کہا
کہ اپنے رب سے استغفار کر، کسی نے کہا کہ آپ نے ہر ایک کو استغفار
کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا کہ میں
نے اپنی طرف سے یہ بات نہیں کہی، بلکہ یہ وہ نسخہ ہے جو اللہ تعالیٰ
ہی نے بتایا ہے۔

استغفار کیلئے جو الفاظ وارد ہیں

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ

اِلَيْهِ۔

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، اور ایک روایت میں اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ہے۔

(۶) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

(۷) سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

(۸) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

سیّدالاستغفار

(۹) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اس استغفار کے بارے میں بخاری شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ "سیّدالاستغفار" ہے، جو شخص اس کو صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھے اور رات ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے پس وہ شخص جنتی ہے، اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے یقین کے ساتھ اور صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

یہ بہت اہم دعا و استغفار ہے، حضرت صدّیق اکبرؓ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعا نماز میں پڑھنے کے لئے بتا دیجئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کیجئے (بخاری شریف)

یہ دعا نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے، ویسے بھی اس کو خوب پڑھنا چاہیئے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے:

اے اللہ! میں نے بہت ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے، بس تو مجھ کو صرف اپنی طرف سے

معاف کردے، تو بڑا معاف کرنے والا ہے۔

(١١) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

یہ دعاء، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اخیر میں پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے، اور فقہ کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ نماز کے اخیر میں اس کو بھی پڑھنا بہتر ہے۔

مضمون دعاء: اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ اور وہ سب گناہ جو میں نے کھلم کھلا کئے، یا چپکے سے کئے، اور جو بھی بدعنوانی کی وہ سب معاف فرمادے، تو ہی رتبہ بڑھانے والا ہے اور تو ہی گھٹانے والا ہے۔

اس کے علاوہ ایک دعاء نماز کے اخیر میں تشہد اور درود کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء صحابہ کو اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے (ابوداؤد) بعض علماء کے نزدیک اس دعاء کا نماز میں پڑھنا واجب ہے۔

(١٢) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

حضرت خبابؓ فرماتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں استغفار کیسے پڑھا کروں؟ اس پر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ استغفار بتایا۔ (ابن السنی)

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَااَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اس استغفار کے بارے میں آگے ایک روایت بھی آرہی ہے۔

یہ استغفار کے کل تیرہ صیغے ہوتے، یہاں تک استغفار کا بیان پورا ہوا، اب ہم دوسری دعائیں لکھتے ہیں:

فصل اوّل

اس فصل میں وہ دعائیں درج ہیں جو ہر روز اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو ہمیشہ صبح وشام پڑھتے تھے، کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے (ابوداؤد)

ایک صحابی کے چند بار سوال کرنے پر کہ کونسی دعاء افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کر، اور فرمایا کہ جب تجھ کو دنیا و آخرت دونوں میں عافیت عطاء ہو جائے گی تو تجھ کو کامل کامیابی حاصل ہو جائیگی (ترمذی شریف) اس دعاء میں عافیت طلب کی گئی ہے، جس کا مطلب آگے آرہا ہے، اور یہ کہ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور مجھ کو خطرات سے امن نصیب کر اور میری ہر طرف سے حفاظت فرما۔

حدیث شریف میں طلب عافیت کی بہت ترغیب آئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے "ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں ہے"۔

عافیت کی حقیقت علماء نے یہ لکھی ہے کہ "آدمی کے دین کی سلامتی فتنوں سے، اور جسم کی امراض شدیدہ سے" اس سے

معلوم ہوا کہ عافیت کے مفہوم میں دو چیزیں شامل ہیں: اول آدمی کے دین کا صحیح سالم رہنا کہ وہ کسی ایسی آزمائش اور فتنے میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کے دین کو نقصان اور ضرر پہنچے، دوسرے یہ کہ وہ جسمانی کسی ایسے شدید مرض میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کا چین و سکون ختم ہو جائے، معمولی مرض اور معمولی دنیوی نقصان عافیت کے منافی نہیں ہے۔

یہ جو عافیت کی حقیقت بیان کی گئی ہے یہ واقعی بہت بڑی نعمت ہے اسی لئے حدیث میں عافیت کی دعاء کی بہت تاکید آئی ہے۔

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ: میں اللہ کا نام لیتا ہوں وہ اللہ جس کے نام کیساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں نہ آسمان میں اور

وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعاء کے بارے میں ارشاد
فرمایا کہ جو شخص یہ دعاء شام کے وقت تین بار پڑھے گا تو صبح تک
اس کو کوئی ناگہانی مصیبت نہ پہنچے گی، اور جو شخص اس کو صبح کے
وقت تین بار پڑھے گا تو اس کو شام تک کوئی ناگہانی مصیبت نہ
پہنچے گی۔ (ابوداؤد)

کون شخص ایسا ہوگا جو ناگہانی مصیبت سے بچنا نہ چاہتا ہو؟

(۳) اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ
مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ،
فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے صبح کے وقت اس طرح
پڑھا تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر لیا، اور جس شخص نے شام
کے وقت اس طرح پڑھا تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔ (ابوداؤد)

سبحان اللہ! کس قدر عظیم الشان دعاء ہے کہ شکرِ نعمت جو
ایک اہم فریضہ ہے وہ اس دعاء سے ادا ہو جاتا ہے۔ مگر اصل یہ
ہے کہ ہر دعاء کو اس کا مضمون و مطلب سمجھتے ہوئے پڑھا جائے،
اس دعاء کا مضمون یہ ہے کہ اے اللہ! میرے پاس جو بھی نعمت
ہے اور ایسے ہی تیری مخلوق میں سے جس کے پاس بھی جو نعمت
ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے، لہٰذا تیرے ہی لئے حمد
اور تعریف ہے اور تو ہی شکر کا مستحق ہے۔ یہ مضمون قرآن پاک
میں بھی ہے جیسا کہ ارشاد ہے: وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
فَمِنَ اللّٰهِ۔ ترجمہ (جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے وہ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) شکر جو کہ ہر نعمت کا بندے پر
واجب ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ نعمت کو خالص عطیہ
خداوندی سمجھتے ہوئے اس کو قدر دانی کے ساتھ صحیح استعمال کرے
اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعا صبح کو پڑھے یا شام کو، یا یہ فرمایا کہ صبح اور شام کو ایک مرتبہ پڑھے گا تو اس کا چوتھائی بدن جہنم سے آزاد ہو جائے گا، اور جو دو بار پڑھے گا تو اس کا نصف بدن آگ سے آزاد ہو جائے گا، اور اگر تین بار پڑھے گا تو تین چوتھائی آزاد ہو گا، اور اگر چار بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے ہی بدن کو آگ سے آزاد کر دے گا۔ (ابوداؤد)

یہ دعا بہت اہم ہے اپنے مضمون کے لحاظ سے، اس کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ! میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں گواہ

بناتا ہوں تجھ کو، اور تیرے ان فرشتوں کو جو عرش کے اٹھانے والے ہیں، اور باقی فرشتوں کو، بلکہ تمام ہی مخلوق کو اس بات پر کہ تو ہی ہے معبود، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔

گویا یہ شخص اپنے ایمان پر اللہ تعالیٰ کو اور اس کے تمام فرشتوں کو اور دوسری تمام مخلوق کو گواہ بنا رہا ہے۔ سبحان اللہ! کتنی عمدہ بات ہے۔

(۵) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔

ترجمہ: اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ بغیر اس کی مدد کے کسی چیز پر قوت نہیں جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے

اور جو وہ نہ چاہے تو نہیں ہو سکتا، میں یقین رکھتا ہوں اس پر کہ
اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط
ہے (کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں)۔

روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی
فرماتی ہیں کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح و شام یہ دعا پڑھنے
کی ہدایت فرمائی تھی اور فرمایا تھا جو شخص اس دعا کو صبح کو پڑھے گا
تو شام تک وہ مکروہات (ناگوار امور) سے محفوظ رہے گا۔ اور
جو شخص اس دعا کو شام کے وقت پڑھے گا تو وہ صبح تک محفوظ
رہے گا۔ (ابوداؤد)

لہٰذا پابندی کے ساتھ اس دعا کو صبح و شام پڑھنا چاہیئے۔

(۶) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ
تُصْبِحُوْنَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جبکہ تم شام کرو،
اور جب صبح کرو، تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف
وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی اس کی پاکیزگی بیان
کرو، وہ ہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے،
اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح
تم بھی نکالے جاؤ گے (قبروں سے)۔

حضرت ابن عباسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے
ہیں کہ جو شخص یہ کلمات (آیت کریمہ) صبح کے وقت پڑھے گا تو اس
دن میں جو خیر اس سے فوت ہوگی اس کو پالے گا، اور جو شخص اس
کو شام کے وقت پڑھے گا تو جو خیر اس سے رات میں فوت ہوگی
اس کو پالے گا۔ (ابوداؤد)

کتنا زبردست فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر فوت شدہ
خیر حاصل ہو جائے گی۔

(۷) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ، تین بار، سورۂ حشر کے آخر کی تین آیات: ھُوَ
اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ
ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا
یُشْرِکُوْنَ ○ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ، وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ ان آیات کو ایک بار۔
حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کو صبح کے وقت پڑھے تو
اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں،

جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اور جو
شخص شام کو اس کو پڑھے تو صبح تک اس کے لئے ایسا ہی کرتے
ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۸) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا
الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَھُدَاہُ
وَبَرَکَتَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ۔

ترجمہ: صبح کی ہم نے اور سارے ملک نے اس حال
میں کہ ہم سب اللہ ربّ العالمین کے لئے ہیں، اے اللہ!
میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس دن کی بھلائی کا، اس کی
فتح کا (کامیابی) اور اس کی نصرت کا اور اس دن کے نور کا
اور ہدایت کا اور اس کی برکت کا، اور پناہ لیتا ہوں تیری

ان تمام چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور اس دن
کے بعد ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے
کوئی صبح کرے تو اس کو چاہیئے کہ یہ پڑھے، اور پھر جب
شام کرے تب بھی اسی طرح پڑھے۔ (ابوداؤد) شام کے
وقت جب پڑھے تو یوں کہے کہ: اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ
هٰذَا اللَّیْلِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ اخیر تک۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ
وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا یَتْبَعُهٗ
فَلَاحٌ، وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَمَغْفِرَةً
مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان

کے ساتھ صحت بدن کا (یا مطلب یہ کہ ایمان ویقین کی قوت
کا) اور ایسے ایمان کا جس کے ساتھ خوش خلقی شامل ہو، اور
سوال کرتا ہوں دین ودنیا دونوں کی کامیابی کا، اور تیری جانب
سے رحمت کا، اور بلایا ومصائب سے سلامتی کا، اور تیری معافی
کا اور خوشنودی کا۔

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سلمان سے فرمایا، میں تجھ کو ایسے کلمات بتانا چاہتا ہوں جن
کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے سوال اور دعاء کیا کرے، دن میں
بھی اور رات میں بھی، اس کے بعد یہ دعاء تعلیم فرمائی (طبرانی)
مسجد نبوی کے امام صاحب نے رمضان میں وتر کی دعاء قنوت
میں یہ دعا بھی پڑھی، نماز کے بعد مجھ سے ایک افریقی مرد صالح
نے اس دعاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا دیکھئے کیسی اچھی دعا
ہے، بندہ کو ان کی یہ بات بہت پسند آئی۔ واقعی دعاء بہت

جامع ہے اس کے ترجمہ میں غور کیجئے۔

(۱۰) آیۃ الکرسی اور سورۂ مؤمن کے شروع کی یہ آیت:

(حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ) حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ پڑھے گا تو اس دن ہر برائی اور شر سے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی شریف)

نماز کے بعد کی دعائیں

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تیری ذات بابرکت ہے، اے عظمت

والے اور احسان والے۔

ایک روایت میں ہے سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء فرماتے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ اسکے شروع میں آپ "اَسْتَغْفِرُ اللهَ" تین بار پڑھتے تھے۔ (ترمذی)

(۱۲) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کو پرچہ لکھ کر یہ معلوم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے سلام کے بعد کونسی دعاء پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ مذکورہ بالا دعاء لکھوائی کہ یہ پڑھا کرتے تھے۔ (صحیحین وابوداؤد)

لیکن یہ دعاء ویسے بھی بکثرت پڑھنی چاہیئے، اس دعاء
میں یہ بھی ہے کہ اے اللہ جس کو تو عطاء کرے اس کو کوئی
روکنے والا نہیں، اور جس کو تو نہ دے تو اس کو کوئی دینے والا
نہیں ہے۔

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ
وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر پر اور شکر ادا
کرنے پر اور اچھی عبادت پر۔

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ
سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! مجھے
تجھ سے محبت ہے اور پھر فرمایا: میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں
ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھا کر، اس کو ہرگز نہ چھوڑنا۔
(ابوداؤد شریف)

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَہٗ،
وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ، وَاجْعَلْ خَیْرَ
اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے۔ (ابن السنی)
بہت ہی عمدہ اور جامع اور مختصر دعاء ہے، جس کا
ترجمہ یہ ہے: اے اللہ میری عمر کے آخری حصّہ کو سب حصوں سے
بہتر بنا دے، اور میری زندگی کے آخری اعمال کو سب عملوں
سے اچھا بنا دے اور میری زندگی کے ایام میں سب سے بہتر دن
اس دن کو بنا جو دن میرا تجھ سے ملاقات کا ہوگا۔

مسجد نبوی کے امام صاحب بھی اس کو دعائے قنوت
میں پڑھتے ہیں۔

(۱۵) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعَمِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا، قَابِلِيْهَا، وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں میں آپس میں محبت والفت پیدا فرمادے، اور ہمارے آپس کے احوال درست فرمادے، اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنی کی طرف لا، اور ہمیں ظاہری اور باطنی ساری برائیوں سے بچالے اور ہمارے لئے برکت فرما

ہمارے کانوں میں اور آنکھوں میں اور دلوں میں اور ہمارے گھر والوں (بیوی بچوں) میں، اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے، اور ہمیں بنا اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا، ان نعمتوں کا ذکر کرنے والا، اور ان کو اچھی طرح قبول کرنے والا، اور ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرمادے۔

یہ بہت جامع دعاء ہے، اس کا نماز کے اخیر میں سلام سے پہلے پڑھنا بھی وارد ہے، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو بہت اہتمام سے سکھاتے تھے، جیسا کہ ابوداؤد شریف میں ہے۔

ایک صاحب نے جو کہ عالم ہیں مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ گھریلو پریشانیوں میں گھر گیا اور مجبور ہوگیا، وہ کہتے ہیں کہ میرا ذہن اس دعاء کی طرف گیا، میں نے اس کو اہتمام سے پڑھا، بحمد اللہ وہ ساری کیفیت ختم ہوگئی۔

(۱۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کاموں کے کرنے کا اور برے کاموں سے بچنے کا، اور مسکینوں سے محبت کرنے کا، اور اے اللہ جب تو ارادہ کرے اپنے بندوں کو کسی فتنے اور آزمائش میں مبتلا کرنے کا تو مجھ کو فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اپنی طرف بلالے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اس کے بعد یہ دعا کیا کرو (جو اوپر مذکور ہے)

(۱۷) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى

كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور حمد ہے، وہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی سے کلام کرنے سے پہلے دس بار اس کو پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، اور اس کے لئے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں، اور وہ سارے دن ہر مکروہ اور ناگوار بات سے محفوظ رہتا ہے، اور شیطان سے بھی محفوظ رہتا ہے اور کوئی گناہ اس کے عمل کو ضائع نہیں کرسکتا. الا یہ کہ وہ شرک میں مبتلا ہو جائے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے کا ذکر ہے اور یہ کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ

شانہ ایک حفاظتی دستہ (فرشتوں کا) بھیجتے ہیں جو اس کی حفاظت شیطان سے کرتا ہے صبح تک۔

چونکہ ایک روایت میں صبح کی نماز کے بعد کا ذکر ہے اور دوسری میں مغرب کے بعد کا، لہٰذا دونوں ہی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیئے۔

(۱۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر کے اخیر میں یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔

بظاہر تشہد کے اخیر میں، یا تیسری رکعت کے قیام میں، اس صورت میں دعاء قنوت یہی دعاء ہو جائے گی، تیسرا احتمال

یہ ہے کہ سلام کے بعد۔ (ابوداؤد شریف)

ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں یہ پڑھتے ہوئے سنا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری خوشنودی کے ذریعہ تیرے غصہ سے (تیری صفات جمال کے ذریعہ صفات جلال سے) اور تیری معافی کے ذریعہ تیری سزا سے، اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری خود تجھ سے (تیری صفات جلال سے) میں تیری پوری حمد وثنا نہیں کرسکتا، پس آپ تو ایسے ہی ہیں جیسی آپ نے خود اپنی تعریف کی، ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں شاید اشارہ ہے اس آیت کی طرف: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْكِبْرِیَاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(۱۹) سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد یہ تینوں سورتیں سات سات بار پڑھے تو آئندہ جمعہ تک اللہ تعالیٰ اس کو برائی سے بچاتے ہیں۔ (ابن السنی)

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَيَّ، فَارْضِنِيْ بِمَا قَسَمْتَهٗ لِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

اس دعا کا نام (دعاء آدم) ہے، طواف کی دو رکعتوں کے بعد خاص طور سے یہ دعا پڑھی جاتی ہے (زبدۃ المناسک)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تو میرا ظاہر حال بھی جانتا ہے اور باطن بھی، لہذا میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجات بھی جانتا ہے لہذا میرا سوال پورا فرما دے، اور تو میرے اندر کا حال بھی جانتا ہے لہذا میرے گناہ معاف فرما دے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں سما جائے اور یقین صادق کا سوال کرتا ہوں تاکہ میں یہ بات اچھی طرح جان لوں کہ مجھ کو وہی نفع اور نقصان پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے، پس مجھ کو راضی رکھ میری قسمت پر، اے عظمت والے اور احسان والے۔

(۲۱) يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ۔

ترجمہ: اے رب میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری علوِّ
شان اور عظیم سلطنت کے مناسب ہو۔

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک روز صحابہ کرامؓ سے بیان فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے
کسی ایک بندے نے اس طرح کہا (جو اوپر مذکور ہے) تو لکھنے
والے فرشتوں کے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں، تو وہ دونوں
فرشتے آسمان پر گئے اور جاکر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے
ہمارے رب! تیرے ایک بندے نے ایک جملہ کہا ہے، ہماری
سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ نے دریافت
فرمایا کہ اس بندے نے کیا جملہ کہا ہے؟ (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتے
تھے کہ اس نے کیا کہا ہے) انہوں نے عرض کیا: یہ کہا ہے:
یَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ
وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس نے جس

طرح کہا ہے تم اس کو اسی طرح لکھ لو، جب وہ (آخرت میں)
مجھ سے ملے گا تو خود اس کو اس کا بدلہ دوں گا۔ (ابن ماجہ)
فرشتوں کے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں، بظاہر
مطلب یہ ہے کہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کا کتنا ثواب لکھیں۔

جامع دعا

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ
عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ،
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا
عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ
اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهٖ مُحَمَّدٌ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے یوں فرمایا کہ تم جامع دعائیں مانگا کرو، (وہ بہت دیر سے دعائیں مانگ رہی تھیں) انہوں نے عرض کیا جامع دعا کون سی ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی (الادب المفرد)۔

گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمارہے ہیں کہ یہ دعا بہت جامع ہے، اوّل تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ساری ہی دعائیں جامع ہیں، اور پھر جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمارہے ہوں کہ یہ دعا جامع ہے تو پھر اس کا کیا کہنا؟ یہ دعا "مختصر فضائل درود" میں بھی ہم نے لکھی ہے

وہاں اس کا ترجمہ بھی مذکور ہے۔

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس طور پر کہ گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور ایک ہے اور سب سے بے نیاز ہے اور تو ایسا ہے کہ نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور نہ تو خود کسی سے پیدا ہوا اور تیرا کوئی ہمسر نہیں ہے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو میرے سب گناہ معاف کردے، بیشک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا تو اس پر آپ نے فرمایا: "قسم

ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس شخص نے
اس وقت اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے
ذریعہ دعاء قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی شریف)

اور ابوداؤد شریف کی روایت میں اس طرح ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں تشہد
کے بعد اس طرح دعاء مانگ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی
مغفرت ہوگئی، آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ
وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صحت
کا اور پاکدامنی کا اور امانت داری کا اور خوش خلقی کا اور
مقدر پر راضی رہنے کا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔ (بیہقی)

(۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ التَّوْفِیْقَ لِمَحَابِّكَ
مِنَ الْاَعْمَالِ، وَاَسْاَلُكَ صِدْقَ التَّوَكُّلِ
عَلَیْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ۔ (الحلیۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے
پسندیدہ اعمال کی توفیق کا، اور سوال کرتا ہوں تجھ سے صحیح
معنی میں تجھ پر توکل کا اور تیرے ساتھ حسن ظن کا (یعنی ایسا
یقین جس سے تیرے ساتھ حسن ظن پیدا ہو)۔

(٢٦) اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ، لَایَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت فرما، تیرے سوا اچھے اعمال واخلاق کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے اور برُے اعمال وبرے اخلاق مجھ سے ہٹا دے، تیرے سوا کوئی ان کو ہٹانے والا نہیں ہے، اور بغیر تیری مدد کے نہ کسی برائی سے بچا جا سکتا ہے اور نہ طاعت پر قدرت ہے۔

(٢٧) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ مِنْ عَلَانِیَتِیْ، وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً، اَللّٰھُمَّ

اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ ضَالٍّ وَلَا مُضِلٍّ۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: اے اللہ! میرے ظاہر کو اچھا کر دے اور باطن کو ظاہر سے بھی اچھا کر دے اور مجھ کو اچھی بیوی اور اچھی اولاد عطاء فرما، جو نہ خود گمراہ ہو نہ دوسرے کو گمراہ کرنے والی ہو، اور اچھا مال بھی عطا فرما۔

(٢٨) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم)

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا تقویٰ اور پرہیزگاری

کا، اور پاکدامنی کا، اور (حسب ضرورت) مالداری کا سوال کرتا ہوں۔

(۲۹) اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ، وَزِدْنِیْ عِلْمًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو نفع پہنچا اس علم کے ذریعہ جو تو نے مجھ کو عطاء کیا، اور مجھ کو مزید ایسا علم عطاء فرما جو مجھ کو نفع دے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہر حال میں، اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی اہل جہنم کے حال سے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

(۳۰) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: اے اللہ! میرے تمام جسم کو عافیت اور سلامتی عطاء فرما، اور خاص کر نگاہ کو، اور اس کو آخیر تک باقی رکھ، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے اوصاف ہیں۔

(۳۱) اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا، اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا، اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا۔

(مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطاء فرما، اور اس کو گناہوں اور گندگیوں سے پاک کر کہ تو میرے نفس کا بہترین تزکیہ کرنے والا ہے تو اس کا مولیٰ اور مہربانی کرنیوالا ہے،

(۳۲) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ۔

اس دعاء کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دعاء ہے جس کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے جس کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ (ترمذی شریف)

مضمونِ دعاء: اے اللہ! مجھے ایسا بنادے کہ تیرا بکثرت شکر ادا کروں، اور بکثرت ذکر کروں، اور تیرے احکام کی پیروی کروں اور ان کا لحاظ رکھوں۔

مغفرت اور رزق میں وسعت و برکت کی دعاء

(۳۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ مَارَزَقْتَنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخشدے اور میرے گھر میں

وسعت عطا فرما، اور جو نعمتیں تو نے مجھ کو عطاء کی ہیں ان میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا: رات جو میں نے آپ کی دعاء سنی تو صرف یہی تھی (بہت ہی مختصر سی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے دیکھا بھی! اس دعاء میں اور کیا چیز باقی رہ گئی؟ (ترمذی شریف) یعنی اس میں تو سب کچھ آگیا۔ گو مختصر ہے لیکن بہت جامع ہے۔ یہ دعاء ان دعاؤں میں سے بھی ہے جو وضو کے درمیان پڑھی جاتی ہیں، یہ دعاء ایک کتاب میں کچھ اضافہ کے ساتھ اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ فِیْ خُلُقِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ بِمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخشدے اور میرے اخلاق وسیع اور بلند فرمادے، اور میری کمائی میں برکت عطا فرما، اور مجھ کو میری روزی پر قناعت عطا فرما، اور جو رزق مقدر میں نہیں ہے اس کے فتنے میں مجھ کو مبتلا نہ فرما کہ اس کی طلب میں لگا رہوں)۔

(۳۴) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تمام ان خیر کی چیزوں کا جن کا سوال کیا ہے تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے، اور پناہ چاہتے ہیں تجھ سے تمام ان چیزوں کے شر سے جن سے پناہ چاہی ہے تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور اے اللہ! تو ہی ایسی ذات ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے، اور تو ہی نیک انجام تک پہنچانے والا ہے، اور کسی بھی برائی سے بچنا اور کسی نیک کام پر قدرت بغیر تیری مدد کے نہیں ہوسکتی، تو بہت بڑا اور برتر ہے۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے بہت سی دعائیں مانگی ہیں، ہمیں تو وہ یاد نہیں ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی دعا بتاتا ہوں جو ان سب دعاؤں کو جامع ہے، اور پھر آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (ترمذی شریف)

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے: ان صحابی یعنی ابوامامہؓ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے سوال فرماکر ایسی جامع دعاء کی تعلیم کرادی۔
علماء فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی دعاؤں میں سب سے زیادہ
جامع دعاء "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ہے، اور
حدیث شریف کی دعاؤں میں سب سے جامع یہ دعاء ہے جو اوپر
مذکور ہوئی

(۳۵) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا
وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاٰثِرْنَا وَلَا
تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

ترجمہ: اے اللہ ہماری تعداد میں اضافہ فرما اور کمی نہ
فرما، اور ہمارا اکرام فرما، ہماری اہانت نہ فرما، ہم کو عطاء فرما
اور محروم نہ فرما، ہم کو ترجیح دے دوسروں پر نہ کہ دوسروں
کو ہم پر، اور ہمیں اپنے سے راضی کرلے اور ہم سے راضی ہوجا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب قد افلح المؤمنون کی شروع کی
دس آیات نازل ہوئیں تو آپ نے قبلہ رو ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا
کر یہ دعاء مانگی اور فرمایا: مجھ پر اس وقت دس آیتیں نازل
ہوئی ہیں جو ان پر اچھی طرح عمل کرے گا وہ جنّت میں داخل
ہوگا۔ (ترمذی شریف)
ان دس آیات کی تفسیر غور سے پڑھی جائے عمل کی نیت سے۔

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ
الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ۔
(ترمذی شریف)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں برے
اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات اور بیماریوں سے۔
ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء مانگا
کرتے تھے "والادواء" کا اضافہ بعض روایات میں ہے۔

(۳۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کئے ہیں اور جو نہیں کئے ان کے بھی شر سے۔

حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا یہ دعا۔ (ابوداؤد شریف)

(۳۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ مجھ کو پڑھنے کے لئے کوئی دعا بتا دیجئے، اس پر آپ نے ان کو یہ دعا بتائی۔ (ابوداؤد)

اگر کوئی شخص اس دعا کا اہتمام کرے اس کو انشاء اللہ

تعالیٰ محفوظ زندگی نصیب ہوجائے۔

مضمونِ دعا: اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کان، آنکھ، زبان دل اور شرمگاہ ہر ایک کے شر سے پناہ چاہتا ہوں

احقر بھی سبق کو جاتے وقت درسگاہ میں داخل ہونے سے پہلے اکثر یہ دعا پڑھتا ہے، دراصل نفس امارہ اور شیطان ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے، اللہ کے ذکر ہی سے ڈر کر وہ بھاگتا ہے۔

(۳۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں حق کی مخالفت سے، اور نفاق سے، اور برے اخلاق سے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

(۴۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں آزمائش کی سختی اور بدبختی کی گرفت سے، اور اس بات سے کہ مقدرات کے فیصلوں سے میرے دل میں تنگی پیدا ہو اور دشمنوں کے ہنسی اڑانے سے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں چیزوں سے (جو دعا میں مذکور ہیں) پناہ مانگتے تھے۔ (بخاری شریف)

(۴۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں نعمتوں کے

زائل ہونے سے، اور عافیت کے پلٹ جانے سے، اور اچانک کی مصیبت سے، اور تیری ہر ناراضی سے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی من جملہ دعاؤں کے ایک دعا یہ تھی۔ (مسلم شریف)

آدمی کو خوش حالی اور ہر طرح کی راحت و عافیت حاصل ہونے کے بعد ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں یہ نعمتیں مجھ سے میری ناشکری کی وجہ سے چھن نہ جائیں، اس کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

(۴۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص مؤمنین اور مؤمنات کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے استغفار کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں۔ (حصن حصین) چونکہ اس شخص نے تمام مؤمنین

ومؤمنات کے لئے دعاءِ مغفرت کی ہے تو اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس شخص کے نامۂ اعمال میں تمام مؤمنین ومؤمنات کی تعداد کے برابر ہر ایک کی طرف سے ایک ایک نیکی لکھواتے ہیں، اللہ اکبر! کتنا بڑا اجر ہے، زندہ مؤمنین جو موجود ہیں دنیا میں صرف انہی کی تعداد سو کروڑ سے زائد بتاتے ہیں، اور جو گذر گئے وہ تو بے شمار ہیں، اللہ تعالیٰ کے خزانے بہت وسیع ہیں، وللہ خزائن السمٰوات والارض۔

(۴۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ مانگتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے زیادہ میں نے کسی کو یہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ابن السنی)

یہ مختصر سا استغفار ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ آپ بخشے بخشائے ہیں، استغفار کی اتنی کثرت فرما رہے ہیں، تو ہم لوگوں کو اس کا جتنا اہتمام کرنا چاہیئے ظاہر ہے۔

مجھ سے میرے ایک قدیم استاذ نے بیان کیا کہ میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گنگوہ خانقاہ میں حاضر ہوا تو اس وقت حضرت بالجہر یعنی ذرا آواز سے استغفار پڑھ رہے تھے۔

گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۴۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ اسکے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (ابوداؤد)

(۴۵) اور نکلتے وقت: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اسی پر توکل کرتے ہوئے (گھر سے نکلتا ہوں) بغیر اللہ کی مدد کے نہ گناہ سے بچنا ہے اور نہ طاعت کی قوت ہے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں خود کوئی جہالت کا کام کروں یا وہ مجھ پر کیا جائے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو اس سے کہا جاتا ہے

اب تیری کفایت کی جائے گی اور حفاظت کی جائے گی اور شیطان اس سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے، اور اگر صبح کی نماز کے لئے مسجد جا رہا ہو تو اس میں اس دعا کا اضافہ کرے جو دعا اس کے بعد آ رہی ہے۔

صبح کی نماز کے لئے جاتے وقت

(۴۶) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي لِسَانِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِي نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا، وَمِنْ أَمَامِي نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي فِي نَفْسِي نُوْرًا، وَأَعْظِمْ لِي نُوْرًا (مسند احمد و صحیحین)

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں، زبان میں، آنکھ میں،
کان میں، اور دائیں بائیں، اور اوپر نیچے، آگے پیچھے نور پیدا
فرما۔ نور پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے اندر صلاحیت
پیدا فرما اور مجھ کو توفیق عطا فرما ان سب اعضاء کو صحیح استعمال
کرنے کی، حق میں استعمال کرنے کی، ناجائز استعمال سے بچا،
ناجائز استعمال تاریکی ہے، اور صحیح استعمال روشنی و نور ہے۔

کھانے کے بعد کی دعاء

(۴۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا
الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو
یہ کھانا کھلایا، اور بغیر میری کوشش اور قوت کے مجھ کو عطا کیا۔
حضرت معاذ بن انس رض فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: جو شخص کھانے کے بعد یہ دعاء پڑھے اس کے گزشتہ
گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۴۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا
وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(۴۹) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا
خَیْرًا مِّنْهُ۔

جب کسی کے یہاں کھانا کھائے

(۵۰) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَهُمْ
وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

ترجمہ: یا اللہ! ان لوگوں کے رزق میں برکت فرما، اور
ان کی مغفرت فرما، اور ان پر رحم فرما۔
حضرت عبداللہ بن بسر السلمی رض سے مرفوعاً یہ دعاء مروی ہے (مسلم)

(۵۱) اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھ کو کھلایا اس کو تو کھلا، اور جس نے مجھ کو پلایا اس کو تو پلا۔

(۵۲) اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ۔

ترجمہ: (ہمیشہ) روزہ دار تمہارے یہاں افطار کرتے رہیں اور (ہمیشہ) نیک ہی لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے استغفار کرتے رہیں۔

یہ دعا حضرت انسؓ سے منقول ہے۔ (مسند احمد)

بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۵۳) بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ

وَالْخَبَائِثِ۔ ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری جنات وشیاطین سے خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو بیت الخلاء ہیں ان میں جنات وشیاطین جمع رہتے ہیں، لہذا جب تم ان میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ کی ان سے پناہ چاہو۔ (ابوداؤد) لہذا جنات وشیاطین سے بچنے کیلئے بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت اس دعا کو پڑھنا ضروری ہے، یہ عامل قسم کے لوگ بھی اپنا تجربہ یہی بتاتے ہیں۔

اور نکلتے وقت پڑھے:

(۵۴) غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے یہ گندگی دور کی

اور مجھ کو عافیت عطا فرمائی۔

(فائدہ) یہاں پر معافی چاہنا نعمتوں کے شکر میں کوتاہی کی وجہ سے ہے اور منجملہ ان نعمتوں کے بسہولت استنجا سے فراغت بھی ہے جس کا شکر ادا کرنے میں ہم سے کوتاہی ہوتی ہے، اسی لئے بیت الخلاء سے باہر آکر یہ دعا پڑھتے ہیں۔

غسل خانہ میں داخل ہو تو کیا پڑھے

(۵۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

ایک حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل خانہ اچھی جگہ ہے جس میں مسلمان داخل ہوتا ہے، جب داخل ہو تو اس میں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے جنّت کا، اور پناہ چاہے جہنم سے۔ (کتاب الاذکار)

بندہ کہتا ہے غسل خانہ صفائی ستھرائی کا محل ہے وہاں سے آدمی صاف ستھرا ہو کر نکلتا ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں "کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ" کہ وہ ایسے حسین وخوبصورت اور تروتازہ تھے جیسے ابھی ابھی غسل خانہ میں سے نکل کر آرہے ہوں۔ اور چونکہ اصل مقام صفائی ستھرائی اور زینت وجمال کا جنت ہے، اس لئے اس موقع پر مسلمان آدمی کا ذہن اس کی طرف جانا چاہیئے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اس کا سوال کرے، اور جہنم سے پناہ چاہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غسل خانہ پاک وصاف ہونا چاہیئے، چنانچہ حدیث شریف میں اس میں پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے، اس کے بالمقابل جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ) پڑھنا وارد ہے اس لئے کہ وہاں پر شیاطین

جمع ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں اس کی تصریح ہے ۔ لہذا
ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہیے۔

سونے کے وقت کی دعائیں

(۵۶) اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ، وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے ہی حوالہ کرتا ہوں (کہ تیرے ہی احکام پر چلنا ہے)، اور اپنے سارے امور تیرے ہی سپرد کرتا ہوں (یعنی تجھ پر ہی تمام امور میں توکل

کرتا ہوں) اور تجھ پر ہی اپنی ٹیک لگاتا ہوں (اعتماد کرتا ہوں) رغبت کی چیزوں میں بھی اور خوف کی چیزوں میں بھی، تیرے سوا نہ کوئی ٹھکانا ہے نہ جائے پناہ، ایمان لاتا ہوں تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر جس کو تو نے ہماری طرف بھیجا۔

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو (سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے تو اول وضو کر، اس کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ، اگر تو اس حال میں مرا تو فطرتِ اسلام پر مرے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۵۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا، فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے۔ (مسلم وابوداؤد)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں

کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانہ دیا، کیونکہ
بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کفایت کرنے والا
ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا۔ اور ایک روایت میں یہ دعاء
بھی آئی ہے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ
اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ
اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ
الصَّالِحِيْنَ۔ (بخاری و مسلم)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ
وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ
التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ، اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ،
اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ
فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ

فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ
شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ
الْفَقْرِ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے
وقت یہ دعاء پڑھا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن ہمیں اور آپ
کو یہ دعاء بکثرت پڑھنی چاہیئے، شریر کے شر سے بچنے کے لئے
یہ بہت زوردار دعاء ہے، اس دعاء میں اللہ تعالیٰ کے بڑے
بڑے اوصاف اور کمالات مذکور ہیں کہ تو ہی ہر چیز کا خالق
و مالک ہے، تورات، انجیل، اور قرآن کا نازل کرنے والا ہے،
ہر شریر تیرے قبضہ میں ہے، تو مجھے اس کے شر سے بچا لے،
اور میرا قرض ادا کرا دے، اور میری فقیری کو مالداری سے
بدل دے۔

(۵۹) اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

بیدار ہونے کے وقت

(۶۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۶۱) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

(۶۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص پورے

دن کے لئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد) سبحان اللہ! کیسی اچھی دعا ہے لہٰذا اس دعا کو بھی مسجد میں داخل ہونے کے وقت ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۶۳) اور نکلتے وقت یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ، اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

جب بازار میں داخل ہو

(۶۴) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً

خَاسِرَۃً۔

(۶۵) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ معاف کئے جاتے ہیں، دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (ترمذی وغیرہ)

(۶۶) حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "اوجز المسالک شرح موطا امام مالک رحمہ اللہ" کی شرح کے اخیر میں مندرجہ ذیل مناجات لکھی ہے:

رَبِّ کَمْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ

عِنْدَھَا شُکْرِیْ، وَکَمْ مِنْ بَلِیَّۃٍ اِبْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَكَ عِنْدَھَا صَبْرِیْ، فَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ، یَاذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَایَنْقَضِیْ اَبَدًا، وَیَاذَا النَّعْمَاءِ الَّتِیْ لَاتُحْصٰی اَبَدًا! اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْاَبَدِ۔

ترجمہ: اے میرے رب کتنی ہی ایسی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ کو عطا کیں لیکن میری طرف سے ان کے شکر میں کمی ہی ہوتی رہی، اور کتنی ہی ایسی مصیبتیں ہیں جنہیں تو نے مجھ کو مبتلا کیا (میری آزمائش کے لئے) لیکن میری جانب سے

ان پر صبر کرنے میں کمی ہی ہوتی رہی، پس اے وہ کریم ذات
جس نے مجھ کو میری ناشکری کے باوجود محروم نہیں رکھا، اور
میری بے صبری کے باوجود اپنی نصرت اور مدد کو مجھ سے نہیں
روکا، اور اے وہ ذات جس نے مجھ کو معاصی پر دیکھنے کے
باوجود رسوا نہیں کیا، اور اے وہ محسن جس کے احسانات
کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں، اور اے وہ منعم جس کے
انعامات کو شمار نہیں کیا جا سکتا، میں تجھ سے یہ دعاء کرتا ہوں
کہ تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل،
اولاد، اور اصحاب پر اور آپ کے اتباع کرنے والوں پر ہمیشہ
ہمیش اپنی خاص رحمتیں نازل فرما۔

(۶۷) اَللّٰهُمَّ اَفْلِحْنِیْ وَمَنْ لَحِقَ بِیْ وَمَنْ
طَلَبَ الدُّعَاءَ مِنِّیْ۔

یہ دعاء بندہ کو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے ہاتھ سے

ایک ورق پر لکھی ہوئی ملی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے اللہ!
مجھ کو اور میرے متعلقین کو جو مجھ سے وابستہ ہیں اور ان سب
لوگوں کو جنہوں نے مجھ سے دعاء طلب کی ہے فلاح دارین
نصیب فرما"۔

یہ دعاء ان صلحاء کے زیادہ حسب حال ہے جن سے لوگ
دعاء طلب کرتے ہیں کہ اس میں ان سب کے لئے دعاء آگئی۔

(۶۸) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاَهْلِ
بَیْتِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَاَخَوَاتِیْ وَاَعْمَامِیْ وَعَمَّاتِیْ
وَاَخْوَالِیْ وَخَالَاتِیْ وَاَجْدَادِیْ وَجَدَّاتِیْ
وَلِشَیْخِیْ وَسَائِرِ مَشَائِخِیْ، وَلِاُصُوْلِیْ
وَفُرُوْعِیْ وَفُرُوْعِ اُصُوْلِیْ، وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،
الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، اِنَّكَ سَمِیْعٌ

قَرِيْبٌ مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ۔

ترجمہ: اے رب مغفرت کر میری اور میرے والدین کی، اور میرے اہل خانہ کی، اور میرے بھائی بہنوں کی، اور میرے چچاؤں اور ماموؤں کی، خالاؤں اور پھوپیوں کی دادے دادیوں کی، اور میرے اپنے شیخ اور جملہ مشائخ کی اور تمام اصول وفروع کی، میرے فروع کی بھی اور میرے اصول کے فروع کی بھی، اور تمام مؤمن مردوں عورتوں کی، اور تمام مسلم مردوں عورتوں کی وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں، بیشک تو دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

یہ دعا میری جوڑی ہوئی ہے جس کو میں صبح کی نماز کے بعد تو خاص طور سے پڑھتا ہوں، اور کبھی دوسرے وقت بھی، کبھی اس میں اختصار کر دیتا ہوں اور "ولاھل بیتی" کے بعد "ولشیخی" سے اخیر تک پڑھتا ہوں، درمیان کی دو سطریں

حذف کر دیتا ہوں۔

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعائیں

(۶۹) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری تسبیح کرتا ہوں (پاکی بیان کرتا ہوں) اور تیری حمد کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس برخاست فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے، ایک صحابی کے سوال کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا (استغفار) مجلس کا کفارہ ہے یعنی

جو لغزشیں یا لغزشیں مجلس میں ہوئی ہوں ان کا کفارہ ۔

(ترمذی شریف)

(۷۰) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے آپ کا رب، جو بہت بڑی عزت والا ہے، ہر اس چیز سے جو (مشرک) بیان کرتے ہیں، پیغمبروں پر سلام ہے اور سب طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اپنی مجلس کے اعمال کا ثواب بڑے پیمانہ میں ناپ کرلے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی مجلس کے ختم پر یہ پڑھے۔ (ابونعیم)

فصل ثانی

اس فصل میں وہ دعائیں مذکور ہیں جو مرض، مصائب اور دوسرے خاص اوقات میں پڑھی جاتی ہیں۔

ہر کام میں سہولت حاصل ہونے کیلئے

(۷۱) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ

رَحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دھن لگی ہوئی ہے، جو مومنوں کے لئے انتہائی شفیق نہایت مہربان ہے۔ (یہ صرف پہلی آیت کا ترجمہ ہے)

حدیث شریف میں ہے جو شخص ان دو آیتوں کو روزانہ صبح و شام سات سات بار پڑھے اس کے لئے تمام کاموں میں سہولت میسر ہو۔ (معارف القرآن)

بے چینی اور فکر کے وقت کی دعائیں

(۷۲) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعا مکروب کے لئے ہے، یعنی جو شخص کسی مصیبت کی وجہ سے کرب اور بے چینی میں مبتلا ہو اس کے لئے۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار

ہوں، پس تو مجھ کو میرے نفس کے حوالے نہ کر، پلک
جھپکنے کے بقدر بھی، اور میرا سب حال درست کردے، تیرے
سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۷۳) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ
كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر
عیب سے پاک ہے، بے شک میں ظلم (گناہ) کرنیوالوں
میں سے ہوں۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میں
ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کو جو بھی بے چین شخص پڑھے
تو اس کی بے چینی دور ہو جائے گی، اور وہ کلمہ ہے میرے
بھائی یونس علیہ السلام کا، جس کو انہوں نے اس وقت

پڑھا تھا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔ (ترمذی)

(۷۴) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔
(پوری آیت الکرسی) اور سورۃ البقرہ کی اخیر کی آیات
لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔
(اخیر تک)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۃ
بقرہ کی آخری آیتیں بے چینی کے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ
اس کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔ (ابن السنی)

(۷۵) اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا۔

ترجمہ: اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو
شریک نہیں ٹھہراتا۔

حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتلاؤں

جن کو تم کرب یعنی بے چینی کے وقت پڑھ لیا کرو، اور پھر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوپر والی دعا بتائی (ابوداؤد شریف)

(۷۶) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: نہیں ہے پھرنا (گناہ سے) اور نہ طاقت ہے
(عبادت کی) مگر اللہ ہی کی مدد اور فضل سے۔
حدیث میں ہے کہ اس کا پڑھنا ننانوے بیماریوں کا
علاج ہے، جن میں کم سے کم غم اور فکر ہے۔
(حصن حصین)

(۷۷) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور تمام مخلوق
کو سنبھالنے والے! میں صرف تیری رحمت سے تیری مدد
چاہتا ہوں۔
حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو کسی وجہ سے بے چینی لاحق ہوتی تو یہ دعا پڑھا کرتے۔
اور ایک روایت میں ہے جو ابوہریرہؓ سے مروی ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے موقع پر آسمان کی طرف نظر
اٹھا کر یہ پڑھا کرتے تھے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ
وَبِحَمْدِہٖ" (ترمذی شریف)

چین وسکون حاصل ہونے کے لئے ایک جامع دعا

(۷۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ، مَاضٍ
فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ، اَسْاَلُكَ
بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ
اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا

مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ بَصَرِیْ، وَشِفَاءَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ، وَذَهَابَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہی حکم میرے بارے میں چلتا ہے، تیرا فیصلہ میرے بارے میں (جو بھی ہو) وہ عدل وانصاف ہے، دعا کرتا ہوں میں تجھ سے تیرے ہر اس نام سے جو تو نے خود لیا ہو یا وہ نام تو نے اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا ہو، یا وہ نام تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہو، یا وہ نام صرف تیرے پاس تیرے علم غیب میں ہو (کسی کو تو نے بتایا نہ ہو) یہ دعا کرتا ہوں کہ آپ

قرآن کریم کو میرے دل کی بہار بنا دیں، اور اس کو میری آنکھ کی روشنی بنا دیں، اور میرے سینے کی شفا بنا دیں، اور اس کو میرے غم اور فکر کے دور ہونے کا ذریعہ بنا دیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو کوئی غم یا فکر لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور فکر کو خوشی سے بدل دیں گے، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس شخص کو یہ دعا محفوظ نہ ہو تو وہ تو بڑے خسارے میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے، اور پھر فرمایا: لہٰذا ان کلمات کو خود بھی پڑھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ (ابن السنی)

درد اور مرض کے دفعیہ کیلئے چند دعائیں

(۷۹) اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں ایک دن میرے بدن (کے کسی حصہ) میں اس قدر شدید درد تھا جس کی وجہ سے میں ہلاکت کے قریب ہوگیا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جس جگہ درد ہے وہاں اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر سات بار یہ دعاء پڑھ (جو اوپر مذکور ہوئی) وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا درد دور کردیا، اس کے بعد سے میں اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو بھی یہ عمل بتاتا رہا۔

(ترمذی شریف)

(۸۰) رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِىْ فِى السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِى السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِى الْاَرْضِ، اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا تم میں سے جس کو درد وغیرہ کی شکایت ہو یا کوئی تم سے اپنے درد کی شکایت کرے تو یہ دعاء (مذکورہ بالا) پڑھ کر دم کرے (انشاء اللہ تعالیٰ) وہ ٹھیک ہوجائے گا۔ (ابوداؤد)

(۸۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِىْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ، مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ۔

حضرت عثمان غنی رضؓ فرماتے ہیں جب میں بیمار ہوتا
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دم کیا کرتے تھے، ایک دن
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس طرح دم کیا (جو اوپر مذکور
ہے) اس کے بعد جب آپ جانے لگے تو فرمایا: اے عثمان!
اس طرح دم کیا کر، اس جیسی جھاڑ تم لوگوں نے اس سے پہلے
نہ کی ہوگی۔ (ابن السنی)

(۸۲) اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ
اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ مریض پر پڑھ کر دم کیا جائے (ابوداؤد)

جو شخص شدت مرض اور تکلیف کی وجہ سے خستہ حال ہو جائے

(۸۳) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

حدیث میں ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک
مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، میرا ہاتھ آپؐ
کے ہاتھ میں تھا، آپ کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو

بہت ہی کمزور اور خستہ حال تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کا یہ حال دریافت فرمایا: اس نے عرض کیا کہ دکھ اور بیماریوں نے ایسا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے یہ سب دکھ اور تکلیف دور ہو جائے اور پھر فرمایا کہ یہ پڑھا کر (جو دعا اوپر لکھی گئی) راوی کہتا ہے کہ کچھ روز بعد آپؐ کا گذر اس پر ہوا تو اس کا حال درست ہو چکا تھا، اس نے آپؐ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میں مسلسل وہ دعاء پڑھتا رہا جو آپ نے بتائی تھی۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بھی مجھے کوئی پریشانی پیش آتی ہے تو جبرئیلؑ میرے سامنے آتے ہیں" وہ فرماتے ہیں اے محمد یہ پڑھو (وہی دعا جو اوپر مذکور ہے) (روح المعانی)

اخیر میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا پڑھ لیں۔

قرض کی ادائیگی اور غم و فکر دور کرنے کیلئے

(۸۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دیکھا کہ ابو امامہ انصاریؓ بیٹھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے ابو امامہ تم یہاں بے وقت کیسے بیٹھے ہو؟ (وہ نماز کا وقت نہ تھا) انہوں نے عرض کیا کہ بہت سارے غم اور فکر اور قرضوں نے مجھے گھیر رکھا ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی دعاء نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ

تمہارا غم دور کردے، اور قرض ادا کرادے؟ انہوں نے
عرض کیا: ضرور بتا دیجئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ دعا صبح وشام پڑھا کرو، وہ فرماتے ہیں میں نے اس پر
عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دور کردیا اور قرض بھی
ادا کرادیا۔ (ابوداؤد شریف)

(۸۵) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری کفایت فرما اپنی حلال
روزی کے ذریعہ حرام روزی سے اور اپنے فضل سے
مجھ کو بے نیاز کردے اپنے ماسوا سے۔

روایت میں ہے کہ ایک نہایت ضرورت مند شخص
حضرت علیؓ خدمت میں آیا، آپ نے اس سے فرمایا میں تجھ کو
ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

سکھائے تھے، اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو
اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرادے گا۔ (ترمذی شریف)

(۸۶) اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا قرض ادا کرادے اور میرے
فقر کو مالداری سے بدل دے۔

(۸۷) اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں
پر جس کو جتنی چاہے روزی عطا فرماتا ہے اور وہ قوت
والا اور غلبہ والا ہے۔

اس کو ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھیں۔

دعاءِ استخارہ

(۸۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ
وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ
وَیَسِّرْهُ لِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ، اَللّٰهُمَّ وَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُهٗ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاصْرِفْهُ
عَنِّیْ، وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ

رَضِّنِیْ بِهٖ ۔ (بخاری شریف)
ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں،
تیرے علم کی وجہ سے (یعنی چونکہ تجھ کو علم ہے اس بات کا
کہ خیر کس میں ہے) اور قوت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری
قدرت کی وجہ سے (یعنی چونکہ تو قدرت والا ہے)، اور
سوال کرتا ہوں محض تیرے فضل عظیم کی وجہ سے (یعنی
تیری عطا محض فضل وکرم ہے) بیشک تو قادر ہے اور میں
قادر نہیں ہوں اور تو عالم ہے مجھے کچھ علم نہیں ہے، اور تو تو
تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے (سوال میرا یہ ہے)
کہ اگر تیرے علم میں یہ چیز (جو میرے ذہن میں ہے) میرے
حق میں دین ودنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو
میرے لئے مقدر فرمادے اور آسان فرمادے اور اس میں
میرے لئے برکت رکھ دے، اور اگر تو اس کو میرے حق

میں بہتر نہیں جانتا ہے تو مجھ کو اس سے ہٹا دے اور اس کو میرے سے ہٹا دے، اور میرے لئے خیر مقدر فرما، وہ جہاں بھی ہو اور مجھ اس پر راضی کر دے (کہ میں اس پر خوش رہوں)

مختصر استخارہ

(۸۹) اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ۔

حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! میرے لئے پسند کیجئے، منتخب کیجئے (جو میرے حق میں بہتر ہو) (ترمذی شریف)

دعاء استخارہ کا خلاصہ بھی یہی ہے۔

(۹۰) اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حُصَینؓ سے فرمایا: اگر تو اسلام لے آئے گا تو میں تجھ کو ایک دعاء سکھاؤں گا جو تجھ کو نفع دے گی، پھر جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ دعاء بتا دیجئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعاء سکھائی۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: "اے اللہ! میرے دل میں بھلائی کی بات ڈال، یعنی جو میرے حق میں خیر ہو، اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا" یہ دعاء بہت سے موقعوں پر پڑھی جا سکتی ہے مشوروں کے موقع پر، اور استخارہ کے موقعہ پر، اور ہر تردّد کے وقت۔

جس کو نیند نہ آنے کی شکایت ہو

(۹۱) اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا بتائی کہ یہ پڑھا کر، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری وہ شکایت دور کردی۔

(کتاب الاذکار)

مضمون دعا: اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور (سب لوگوں کی) آنکھیں سکون سے ہوگئیں، اور آپ تو ہمیشہ زندہ رہنے

والے ہیں، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہیں، آپ کو تو نہ اونگھ لگتی ہے اور نہ نیند آتی ہے، اے حی و قیوم! میری رات کو سکون والی بنا دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

جب کوئی کام مشکل نظر آئے

(۹۲) اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی کام آسان مگر وہی جس کو تو آسان کردے، اور تو تو سخت اور بنجر زمین کو نرم کردیتا ہے جب چاہتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کو جب کوئی کام مشکل نظر آتا تو) یہ دعا پڑھتے تھے۔

(کتاب الاذکار)

گویا ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ نسخہ ہمیشہ کے لئے بتا دیا ہے۔

ولادت میں سہولت کیلئے

(۹۳) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (پوری آیۃ الکرسی) اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا

وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (اور معوذتین)

حضرت فاطمہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فرماتی ہیں کہ جب میرے یہاں (بچہ کی) ولادت کا وقت قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہما دونوں سے فرمایا کہ فاطمہ کے پاس جا کر "آیۃ الکرسی" اور "اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ" اخیر تک پڑھیں، اور معوذتین (قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس) پڑھ کر دم کریں، اس سے معلوم ہوا کہ اس عمل سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے۔

گمشدہ چیز یا انسان کے لئے

(۹۴) اَللّٰھُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّۃِ وَھَادِیَ

الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔

(رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الثَّلَاثَۃِ)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز گم ہوجائے یا کوئی شخص فرار ہوجائے تو اس کی واپسی کے لئے یہ مذکورہ بالا دعا پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ! گمشدہ چیز کو لوٹانے والے، گمراہی سے ہدایت دینے والے، تو ہی گمراہی سے ہدایت دیتا ہے، مجھ پر میری گمشدہ چیز کو لوٹادے اپنی قدرت اور دبدبے سے، اسلئے کہ وہ چیز تیری ہی عطا کی ہوئی ہے۔

نیز یہ دعا بھی: یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ" اکابر سے

منقول اور مجرب ہے۔

جب ناگوار بات پیش آئے یا اسکے آنے کا خطرہ ہو

(۹۵) اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

جب کوئی ناگوار اور ناپسندیدہ چیز دیکھنے میں آئے (بد فالی کی قسم کی) تو یہ دعا پڑھے۔ (ابن السنی)

مضمون دعا: اے اللہ! بھلائیوں کو لانے والا اور برائیوں کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے، اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت بغیر تیری مدد کے نہیں ہے۔

(۹۶) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے۔

ایک صحابیہؓ فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مسافر) منزل پر اتر کر یہ دعا پڑھے تو اس کو وہاں سے واپسی تک کوئی چیز ضرر نہیں پہونچائے گی۔ (ترمذی ص ۱۸۱)

اگر کوئی شخص کسی سنگین آفت میں مبتلا ہو جائے

(۹۷) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا میں تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو کسی ہلاکت میں مبتلا ہو جائے تو وہ پڑھ لیا کرے، انہوں نے عرض کیا: ضرور! میں آپ پر

قربان ہو جاؤں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اوپر والے کلمات بتائے، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کلمات کی برکت سے جو چاہے گا بلاؤں کو دور کر دے گا۔ (ابن السنی)

جب دشمن پر نظر پڑے یا اس کا خوف ہو

(۹۸) یَا مٰلِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ اَعْبُدُ وَاِيَّاكَ اَسْتَعِيْنُ۔

ترجمہ: اے قیامت کے دن کے مالک! میں صرف تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہوں اور صرف تجھ ہی سے تمام معاملات میں مدد طلب کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، ہم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب دشمن سامنے آیا تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت یہ پڑھ رہے

تھے. تو اس پر ہیں تے ان (دشمنوں) کو پچھڑتے ہوئے دیکھا، فرشتوں کی مار اُن پر پڑ رہی تھی، آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی۔ (ابن السنی)

(۹۹) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ کو اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کے آگے کرتے ہیں، اور آپ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں ان کے شر سے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خطرہ و اندیشہ ہوتا تو اس وقت آپ یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔

جو وحشت اور خوف میں مبتلا ہو

(۱۰۰) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

ترجمہ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے ذریعہ اس کے غضب سے اور اس کے عقاب (یعنی سزا) سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس آنے سے۔

ایک صحابیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے گھبراہٹ اور وحشت رہتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے لگے تو یہ دعاء پڑھ لیا کر۔ ایک دوسرے صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہی شکایت کی ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والی دعاء بتائی کہ اس کو بکثرت پڑھا کرو۔

(۱۰۱) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ (ابن السنی)

ترجمہ: ہم پاکی بیان کرتے ہیں اس بادشاہ کی جو مقدس ہے، جو تمام فرشتوں اور روح القدس یعنی جبرئیل کا رب ہے، جس نے احاطہ کر رکھا ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اپنے غلبہ اور دبدبہ کے ساتھ۔

دعاء صلوٰۃ الحاجۃ

(۱۰۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

ترجمہ: دعاء کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی صفات مذکور ہیں، اس کے بعد یہ ہے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت اور مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال اور خصلتوں کا، اور سوال کرتا ہوں ہر نیکی میں حصے کا اور ہر گناہ سے بچنے کا، میرا کوئی گناہ بغیر معاف کئے نہ چھوڑ اور کوئی غم اور فکر بغیر دور کئے نہ چھوڑ، اور کوئی میری ایسی حاجت جو تجھ کو پسند ہو بغیر پورا کئے

نہ چھوڑ یا ارحم الراحمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی کی کوئی (خاص) حاجت وضرورت اللہ تعالیٰ شانہ سے ہو یا کسی آدمی سے تو پہلے اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھے۔ (ترمذی شریف)

امام نوویؒ فرماتے ہیں اس کے بعد دعاء الکرب یعنی "ربنا اٰتنا فی الدّنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" بھی پڑھے، اس کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

دعاء سفر

(۱۰۳) سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہوتے باہر جانے کے لئے تو تین بار تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھتے اور واپسی میں بھی یہی دعا پڑھتے اور یہ زیادہ کرتے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم شریف)

نکاح کے بعد دولہا کے لئے دعاء

(۱۰۴) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ یا صرف: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، یا صرف بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

جو شخص نکاح کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اسی طرح دعاء دیتے تھے۔ (صحیحین)

بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت کی دعاء

(۱۰۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس عورت کے خیر کا اور جس خیر پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کا، اور پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے یعنی اس کے اندر جو اچھی خصلتیں ہیں ان کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اندر جو بری خصلتیں ہیں ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی شادی کرے کسی عورت سے تو (جب اس کے پاس جائے) تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے۔

(ابوداؤد شریف)

جب مرغ کی آواز سنے

(۱۰۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو اس لئے کہ اس وقت اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔

جب کتّے یا گدھے کی آواز سنے

(۱۰۷) أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کتّوں یا گدھوں کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، اس لئے کہ اس وقت انہوں نے شیطان کو دیکھا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جانور ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے ہو۔ (صحیحین)

نظر بد، آسیب و سحر وغیرہ سے حفاظت کیلئے دو ماثور دعائیں

(۱۰۸) أُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ کر حضرت حسنؓ وحسینؓ پر دم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل واسحٰق (علیہما السلام) پر یہی دعا پڑھ کر دم کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

(۱۰۹) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور پوچھا: کیا طبیعت ناساز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" اس پر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔ (مسلم و ترمذی)

(۱۱۰) مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: سب کچھ اللہ ہی کے چاہنے سے ہے بغیر اس کی مدد کے ہمیں کسی چیز پر طاقت نہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ پر جو انعام فرمائیں اس کے مال اور اہل وعیال میں اور وہ شخص مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے (ان کو دیکھ کر) تو موت تک اس کی ان نعمتوں پر کوئی آفت نہیں آئے گی، یعنی اس کی یہ سب نعمتیں آفات سے محفوظ ہو جائیں گی، یا یوں فرمایا کہ موت کے علاوہ اور کوئی آفت نہیں آئے گی، موت تو آنی ہی آنی ہے۔ (ابن السنی)

تنبیہ

اس کتاب کی تالیف کے دوران امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف "کتاب الاذکار" ہمارے سامنے رہی ہے، اور اکثر دعائیں ہم نے اسی سے لی ہیں، جس میں انہوں نے مسنون دعاؤں کو بہت تفصیل سے لکھا ہے اور اس کے ساتھ اذکار و تسبیحات کو بھی مستقل طور سے لکھا ہے

پھر اس کے بعد کتاب کے اخیر میں انہوں نے بعض معاصی
کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً غیبت، بہتان، چغلی، سوءظن
(بدظنی) وغیرہ، اور ہر ایک کی ان میں سے تعریف، یعنی
اس کی حقیقت اور حکم شرعی اور ہر ایک کے بارے میں قرآن
وحدیث میں جو وعیدیں آئی ہیں وہ بھی لکھی ہیں۔

دعاء اور اذکار کے بیان میں ان چیزوں کا ذکر انہوں
نے بظاہر اس لئے ضروری سمجھا کہ جس طرح دعاء اور
اذکار و تسبیحات کا تعلق زبان سے ہے، اسی طرح ان
معاصی کا تعلق بھی زیادہ تر زبان سے ہے۔ اسی زبان کو
اگر ہم نے ان چیزوں میں بھی استعمال کیا تو یہ سمجھئے کہ ہم
نے اپنے اُن اعمال کو ضائع کر دیا جن اعمال کو بڑی محنت
اور ذوق وشوق سے کیا تھا، پس جس طرح اعمال صالحہ کو
اختیار کرنے میں نفس امارہ کی مخالفت کرنی پڑتی ہے،

اسی طرح ان اعمال کے وجود میں آنے کے بعد ان کی
حفاظت کے لئے معاصی سے، اور خصوصاً مذکورہ بالا
معاصی سے بچنا بھی ضروری ہے، خواہ غیبت کو کتنا
ہی جی چاہے، لیکن اس سے بچنے کی پوری کوشش کرے،
اور اس میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔ اسی طرح
دوسرے گناہوں میں بھی۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی تین گناہوں
سے بچنے کا اہتمام کرے تو پھر بہت سے گناہوں سے
بچنا آسان ہو جائے، غیبت، سوءظن (بدگمانی) حسد،
دراصل یہ وہ گناہ ہیں جن میں بہت سے وہ دیندار لوگ
بھی مبتلا ہیں، جو نماز، روزہ، اور دوسرے فرائض کے
پابند ہیں، اور دوسرے بڑے بڑے گناہوں سے بھی
بچتے ہیں، لیکن وہ ان تین گناہوں میں سے کسی ایک میں

یا تینوں میں کسی نہ کسی درجہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حالانکہ
اپنی دعاؤں اور عبادتوں کی حفاظت وقبولیت کے لئے
مطلقاً گناہوں سے اور خصوصاً مذکورہ بالا گناہوں سے
جن میں ابتلاء زیادہ ہے، بچنا ضروری ہے۔

حسد اور عداوت اور آپس کی رنجشیں (جو سبب
بنتی ہیں غیبت اور بدگمانی کا) ان سے بچنے کے لئے یہ سمجھنا
کافی ہوسکتا ہے کہ آدمی یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ شانہ
کے ارادہ کے بغیر کوئی کسی کو ضرر اور نقصان ہرگز نہیں پہونچا
سکتا، کسی کی مخالفت سے کچھ نہیں ہوسکتا، سوائے اس کے
جو اللہ چاہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ایک روز
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتاتا
ہوں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نصائح فرمائیں

اور اخیر میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے
کہ اگر تمام مخلوق جنات وانسان سب مل کر تجھے کوئی ضرر
پہونچانا چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ تعالیٰ نے
تیرے حق میں لکھا ہے، اور اگر وہ سب مل کر کوئی نفع پہنچانا
چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے حق
میں لکھا ہے، تقدیر کا قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے، یعنی
تقدیر کا فیصلہ اپنی جگہ اٹل ہے، اس میں کوئی تغیر وتبدیل نہیں
ہوگا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مضمون کو "گلستاں"
میں بڑے مؤثر انداز میں صاف صاف لکھا ہے، وہ فرماتے
ہیں کہ:

گر گزندت رسد زخلق مرنج
کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دلِ ہر دو در تصرف اوست

ترجمہ: اگر تجھ کو کوئی ضرر مخلوق سے پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو اس لئے کہ مخلوق سے نہ راحت پہنچتی ہے نہ رنج، خدا ہی کی طرف سے جان! دشمن اور دوست کی مخالفت، اس لئے کہ دونوں کے دل اسی کے قبضہ میں ہیں۔

یہ مضمون اگر آدمی کے ذہن میں راسخ ہو جائے (اور ہونا چاہیئے، اس لئے کہ تقدیر کا مسئلہ ہے) تو پھر آپس کی لڑائیاں اور عداوتیں اور رنجشیں سب ختم ہو جائیں، اسی طرح مخلوق سے جو توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں ان سے بھی خلاصی مل جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث میں (جس کا ذکر شروع میں آیا ہے) یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ سوال کر، اور نہ مدد

طلب کر۔ ع

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

تنبیہ

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ آدمی کو اپنی کوتاہیاں اور برائیاں نظر نہیں آتیں، دوسرے کی بے شک نظر آتی ہیں، اسی لئے زیادہ تر لوگ غیبت اور بدگمانیوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ لیکن جو غیبتیں ہو چکی ہیں ان کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ جن کی غیبت کی گئی ہے، کوشش کر کے ان سے معافی مانگ لی جائے، یا پھر کم از کم ان کیلئے دعائے مغفرت کرے، مثلاً یوں کہا کرے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِمَنْ اِغْتَبْتُہٗ وَظَلَمْتُہٗ، کہ اے اللہ! مجھ کو بھی معاف کر اور ان کو بھی جن کی میں نے غیبت

کی ہے اور ان پر ظلم کیا ہے، ہم نے اپنے بعض بزرگوں سے
ایسا ہی سنا ہے۔ واللہ الموفق۔

فائدہ حدیث شریف میں ہے: اَفْضَلُ الذِّكْرِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

یعنی تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر "لا الٰہ الا اللہ"
ہے، اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعاء "الحمد للہ"
ہے "لا الٰہ الا اللہ" کا افضل الذکر ہونا تو اس لئے ہے کہ بغیر
اس کے آدمی کا ایمان ہی ثابت نہیں ہوتا، دوسرے اسلئے
بھی کہ "لا الٰہ الا اللہ" کے مفہوم میں اثبات اور نفی دو جزء
ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ معبود اور لائق عبادت ہے اور
دوسرا جزء یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بخلاف
دوسرے اذکار کے، مثلاً: سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر،
ان سب میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت مذکور ہے، اول میں

اللہ کے لئے پاکی کا ذکر ہے، اور دوسرے میں اس کا قابل
تعریف ہونا مذکور ہے، اور تیسرے میں اللہ کے لئے بڑائی
کا ثبوت ہے۔

لہذا "لا الٰہ الا اللہ" مضمون کے لحاظ سے ان سب سے
بڑھ کر ہے کہ اس میں اثبات و نفی دونوں پائے جاتے ہیں
دوسری چیز حدیث بالا میں یہ ہے کہ "الحمد للہ" سب
دعاؤں سے افضل ہے، علماء نے "الحمد للہ" کا دعاء
ہونا اس طرح سمجھایا ہے کہ ایک دوسری حدیث میں ہے
"رَأْسُ الشُّكْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہ الحمد للہ کہنا بہت
اونچے درجے کا شکر ہے، سو "الحمد للہ" جب شکر ہے اور
اونچے درجے کا شکر ہے تو شکر سے تو نعمتوں میں اضافہ
اور برکت ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے "لَئِنْ
شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ" لہذا ثابت ہوا کہ الحمد للہ

سے تمام نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور دعا سے مقصود
بھی یہی ہوتا ہے، یعنی نعمتوں کا حصول اور ان میں اضافہ،
لہذا الحمد للہ بھی دعا ہے۔

اور اس کی افضلیت اس معنی کر ہے کہ اس میں سوال
کا کنایہ ہے، اور یہ معلوم ہے کہ کنایہ صراحت سے زیادہ بلیغ
ہوتا ہے، والکنایۃ ابلغ من الصراحۃ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمد "اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے،
اور کریم و سخی کی تعریف کرنا گویا اس سے اس کے کرم کا سوال
کرنا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ بھی سوال اور دعا
ہے، لہذا "الحمد للہ" بکثرت پڑھنا چاہئے کہ وہ ذکر تو ہے ہی،
دعا بھی ہے، دونوں صفتیں اس میں موجود ہیں۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ
پر رات گذارتا تھا جب آپ رات میں اٹھتے تو آپ کو وضو

کا پانی دیتا تھا، تو دیر تک میں آپ سے یہی سنتا رہتا:
"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" (ترمذی شریف)
اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ جب آپ رات میں
اٹھتے تو میں آپ کی زبان سے دیر تک "سُبْحَانَ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" ہی سنتا رہتا، اور پھر اس کے بعد آپ
سے دیر تک "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" سنتا رہتا۔

اور ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے حضرت
ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ بتا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے؟ آپ
نے فرمایا: وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کیلئے
پسند فرمایا: "سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ
رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ" (ترمذی شریف)

لہذا جب بھی آدمی رات میں اٹھے تو حضور کے اتباع
میں کثرت سے کبھی سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مسلسل
اور کبھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مسلسل، اور
کبھی سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ رَبِّیْ
وَبِحَمْدِہٖ پڑھتا رہے، خواہ نفل نماز (تہجد) پڑھنے
کی نوبت نہ آئے، اسی کو غنیمت سمجھے. کم از کم ایک
سنّت تو ادا ہوگی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے
(آمین)

ایک روایت میں ہے " اَلِظُّوْا بِیَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ " ترجمہ: اے لوگو! " یاذا الجلال والاکرام "
کو لازم پکڑو. (ترمذی شریف) یعنی بکثرت اس کا ورد رکھو
اس میں اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں مذکور ہیں " جلال یعنی عظمت
اور بزرگی، اور " اکرام " یعنی احسان یعنی اے عظمت اور

احسان والے یہ دو صفتیں اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم میں بھی مذکور
ہیں، تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

فائدہ بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ نماز میں جی نہیں
لگتا، وسوسے آتے ہیں؟

اس کا علاج ایک بزرگ (مولانا الحاج منیر احمد صاحب
بستوی مظاہری) نے مجھے یہ بتایا کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے
(قرآن پاک کی سورتیں، رکوع و سجود کی تسبیحات، نیز التحیات
وغیرہ) ان سب کو یاد سے نہ پڑھا جائے، بلکہ ارادے سے
پڑھا جائے، تو پھر دھیان سے پڑھا جائے گا اور جی لگے گا،
اور اگر صرف یاد ہونے اور زبان پر چڑھا ہوا ہونے کے طور
پر پڑھا جائے گا تو نماز میں دھیان نہیں رہے گا۔

اور خود میں نے ایک شخص کو اس کا علاج یہ بتایا تھا کہ
جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو اس طرح پڑھیں کہ خود

اپنے کان تک اس کی آواز پہنچے. جب جو پڑھ رہا ہے اس
کو اپنے کانوں سے سنے گا تو کان اس آواز کی طرف متوجہ
ہوں گے، جس کا اثر قلب پر پڑے گا، اور قلب اس کی طرف
متوجہ ہوگا۔

ہمارے استاذ و مربی حضرت اقدس ناظم صاحب
(مولانا اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ) بھی نماز میں اسی
طرح پڑھا کرتے تھے، حضرت کے پاس برابر میں نماز
پڑھنے والا آپ کے پڑھنے کی صاف آواز سنتا تھا، گو عموما
ہم نے دوسرے بزرگوں کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہیں
سنا، اور یہ تو مسئلہ کی بات ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ
اور اسی طرح باقی اذکار کا اس طرح پڑھنا کہ زبان سے تلفظ
اس طرح کرے کہ اپنے نفس کو سنائے، ضروری ہے، اتنا
آہستہ پڑھنا کہ خود بھی نہ سنے، معتبر نہیں، قول راجح یہی ہے

دوسرا قول یہ ہے کہ صرف منھ سے آواز کا نکلنا کافی ہے،
اگرچہ اپنے کانوں سے نہ سنے۔

اسی پر بندہ اس تحریر کو ختم کرتا ہے، لکھنے میں جو
بے ادبی اور کوتاہی ہوئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ رب العالمین
سے معافی چاہتا ہوں۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون
وسلام على المرسلين، والحمد لله رب
العالمين والحمد لله الذي بنعمته تتم
الصالحات۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

محمد عاقل عفا اللہ عنہ
(۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ یوم الخمیس)

آگے اپنے ایک بزرگ (حضرت مولانا حکیم سیّد
مکرم حسین صاحب سنسارپوری مدظلہ العالی) کی تحریر سے
کچھ اعمال نقل کئے جاتے ہیں۔

آیات شفاء

مندرجہ ذیل آیات کو گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھ
کر مریض کو پلائیں، ہر مرض سے شفاء کے لئے مجرب ہے۔
ان آیات کو لکھنے سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھ
لیا جائے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
(۱) الحمد شریف ایک بار (۲) وَیَشْفِ صُدُوْرَ
قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ (پ۱۰ آیت ۱۴) (۳) وَاِذَا مَرِضْتُ

فَهُوَ یَشْفِیْنِ (پ۱۱ آیت ۸) (۴) وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی
الصُّدُوْرِ (پ۱۱ آیت ۵۷) (۵) یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا
شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ
(پ۱۴ آیت ۶۹) (۶) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ (پ۱۵ آیت ۸۲) (۷) قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
هُدًی وَّشِفَاءٌ (پ۲۴ آیت ۴۴)

آیات سحر

سحر و آسیب زدہ مریض کو مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر
پانی پر دم کر کے یا طشتری پر لکھ کر گھول کر صبح و شام پلائیں۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
(۱) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ، وَلَا یُفْلِحُ

السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْآ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى (پ١٦ آیت ٦٩، ٧٠) (٢) فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ قَالُوْآ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ (پ١٩ آیت ۴٦، ۴٧، ۴٨) (٣) فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (پ١٩ آیت ٨١) (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورت (٥) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورت (٦) يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ يَا حَيُّ۔

آیاتِ سلام

ہر بیماری اور پریشانی سے سلامتی اور حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل آیات کو ہر نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(١) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (پ:٢٣ آیت:٥٨) (٢) سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ (پ:٢٣ آیت:٧٩) (٣) سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ (پ٢٣ آیت ١٠٩) (۴) سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ (پ:٢٣: آیت ١١۴) (٥ سَلٰمٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ۔ (پ٢٣ آیت ١٣٠) (٦) سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ (پ٢٣ آیت ١٨١) (٧) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (پ٣٠ آیت ٥)

ہر بیماری سے شفاء اور ہر پریشانی سے حفاظت کیلئے

(۱) یَا سَلٰمُ، یَا حَفِیْظُ بلا شمار پڑھتے رہیں۔

(۲) منزل شریف، صبح کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینا ہر مرض کی شفاء کے لئے بہترین علاج ہے۔

روزی میں برکت کیلئے

(۱) یَا فَتَّاحُ، یَا رَزَّاقُ صبح وشام پڑھ لیا کریں۔

(۲) یَا غَنِیُّ، یَا مُغْنِیُ ۱۱۰۰ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں

بھاگے ہوئے اور گم شدہ کے لئے

(۱) یَا حَفِیْظُ، یَا مُعِیْدُ، تین تین تسبیح صبح وشام پڑھیں

(۲) اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ، بھاگے ہوئے شخص

کے نام کے اعداد نکال کر اس کی تعداد کے مطابق صبح وشام پڑھیں۔

آنکھوں کی بینائی تیز کرنے کیلئے دو اعمال

(۱) فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ، تین مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیا کریں۔

(۲) یَا نُوْرُ، ہر نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

دماغی تقویت کیلئے

یَا قَوِیُّ ہر فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ۱۱ مرتبہ پڑھیں

ادائیگی قرض و فراخی رزق کے لئے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ہر نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھیں۔

ناجائز مقدمات سے چھٹکارے کیلئے

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ ۱۴۶۰ مرتبہ، اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ رات کو پڑھیں۔

ہر بلاء و مصیبت سے حفاظت کیلئے

اول و آخر درود شریف کے ساتھ پوری منزل شریف پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے اپنے اہل وعیال کا تصور کر کے احاطہ کریں، اور تین مرتبہ دستک دے کر اپنے کو اور اپنے سب گھر والوں کو اللہ کی حفاظت میں سونپ دیں

—— تمت بالخیر ——

بہت کام کی بات

میں نے اپنے ایک بزرگ کے بارے میں سنا کہ وہ ایک دعاء بہت اہتمام سے فرماتے تھے، وہ یہ:

"اے اللہ ہمیں دوسروں کے حقوق پہچان کر انھیں اداء کرنے والا بنا دے"۔

یہ دعاء واقعی بہت ہی اہم ہے، اسی کے ہم معنیٰ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہٗ کی ایک مشہور نصیحت ہے جس کو حضرت ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ "یہ نہ دیکھو دوسرا ہمارے ساتھ کیا کر رہا ہے بلکہ یہ سوچو! ہمیں کیا کرنا چاہئے، دراصل یہ ایک حدیث شریف کا مضمون ہے جو ترمذی شریف میں ہے" جس کا ترجمہ یہ ہے "لوگوں کا ساتھ مت دیکھو کہ کہنے لگو، اگر وہ ہمارے ساتھ اچھا معاملہ اور برتاؤ کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ احسان کا برتاؤ

کریں گے، اور اگر وہ ہمارے ساتھ بُری طرح پیش آئیں گے تو ہم بھی اسی طرح پیش آئیں گے، بلکہ خوگر بناؤ اپنے آپ کو اس بات کا کہ اگر دوسرے تمھارے ساتھ احسان کریں تب تو تم ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو ہی، اور اگر وہ تمھارے ساتھ بُرا معاملہ کریں تو تم ان کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرو۔

لیکن عموماً لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کو اس کا تو احساس رہتا ہے کہ فلاں عزیز نے میرا فلاں موقع پر خیال نہیں رکھا، میں بیمار ہوا، تو مزاج پُرسی کے لئے نہیں آیا، فلاں وقت ایسا کیا اور ایسا کیا، لیکن اپنے بارے میں نہیں سوچتا کہ میں نے بھی اس کا خیال رکھا یا نہیں رکھا، اپنی کوتاہی کو نہیں سوچتا جس کی وجہ سے دلوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے اور آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطاء فرمائے۔ واللہ الموفق

منتخب درود شریف

تالیف

مولانا حکیم سید محمد الیاس صاحب مظاہری

مع مسنون دعائیں



از

مولانا سید محمد عاقل صاحب مدظلہ العالی

صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ناشر

مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور یوپی